44695 ـ كيا اس دور كے يہودى اور عيسائى مشرك ہيں اور ان سے شادى كرنا جائز ہے ؟

سوال

يہودى اور عيسائى عورت سے شادى كرنے كا حكم كيا ہے ؟

اور كيا اس دور ميں ہم عيسائى اور يہودى كو اہل كتاب شمار كريں يا مشرك ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جمہور اہل علم كے قول كے مطابق عيسائى اور يہودى عورت سے شادى كرنا جائز ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اہل علم ميں كوئى بھى اختلاف نہيں كہ اہل كتاب كى آزاد عورتيں حلال ہيں، عمر عثمان طلحہ حذيفہ اور سلمان اور جابر روغيره رضى اللہ تعالى عنہم سے يہى مروى ہے.

ديكھيں: المغنى (7 / 99).

اور ابن منذر رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" پہلے علماء ميں سے كسى سے بھى صحيح منقول نہيں كہ انہوں نے اسے حرام كيا ہو، خلال نے اپنى سند كے ساتھ روايت كيا ہے كہ حذيفہ اور طلحہ رضى اللہ تعالى عنہما اور جارود بن معلى اور اذنية العبدى رحمہم اللہ نے اہل كتاب كى عورتوں سے شادى كى تھى، اور سب اہل علم كا قول بھى يہى ہے " ا ھـ

اس كى دليل اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

آج كے دن ميں نے تمہارے ليے پاكيزه اشياء حلال كر دى ہيں، اور اہل كتاب كا كھانا تمہارے ليے حلال ہے، اور تمہارا كھانا ان كے ليے حلال ہے، اور عفت و عصمت والى مومن عورتيں اور تم سے پہلے جنہيں كتاب دى گئى تھى ان كى عفت و عصمت ركھنے والى آزاد عورتيں جب تم انہيں ان كے مہر ادا كر دو، اور تم عفت و عصمت اختيار كرنے والے ہو نہ كہ فحاشى كرنے والے، اور نہ ہى خفيہ دوستياں لگانے والے، اور جو كوئى ايمان كے ساتھ كفر كريگا تو اس كے اعمال تباه ہو جائينگے اور وه آخرت ميں نقصان اٹھانے والوں ميں سے ہوگا المآئدة (5).

اس آيت ميں محصنة سے مراد آزاد اور عفت عصمت ركھنے والى عورتيں ہيں، ابن كثير رحمہ اللہ اس كى تفسير كرتے

ہوئے کہتے ہیں:

یہاں جمہور کا قول یہی ہے، اور یہی اشبہ ہے تا کہ اس میں یہ مجتمع نہ ہو جائے کہ وہ ذمی عورت ہو اور اس کے ساتھ عفت و عصمت کی مالك نہ ہو تو اس طرح اس کی حالت بالکل ہی خراب ہو جائیگی، اور اس کے خاوند کو بالکل ایسے حاصل ہو جائے جیسا کہ مثال میں کہا گیا ہے:

" ردی چیز اور وہ بھی پوری نہیں " یعنی دو طرفہ ظلم، آیت سے ظاہر یہی ہے کہ محصنات سے مراد زنا و فحاشی سے عفیف عورتیں ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے دوسری آیت میں اس طرح فرمایا ہے:

عفیف و پاکدامن ہوں نہ کہ زنا کرنے والیاں اور خفیہ دوستیاں لگانے والیاں النساء (25).

نص قرآن سے عیسائی اور یہودی کفار و مشرك ہیں، لیکن ان کی عورتوں سے شادی کو مباح کرنا مخصوص ہے اللہ نے صرف ان کی عورتوں کو ہی مباح کیا ہے کسی دوسرے کافر اور مشرك کی عورت کو نہیں.

فرمان باری تعالی ہے:

اور تم مشرك عورتوں سے اس وقت تك نکاح مت کرو جب تك وہ مومن نہیں ہو جاتیں، لیکن مومنہ لونڈی مشرك عورت سے بہتر ہے چاہے وہ تمہیں اچھی ہی لگتی ہو البقرۃ (221).

دونوں آیتوں میں جمع کی وجوہ میں سب سے زیادہ ظاہر، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں شرك سے متصف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا تھا، اوہر مسیح بن مریم کو بھی حالانکہ انہیں تو یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایك اللہ ہی کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کوئی اور معبود برحق نہیں، وہ پاك ہے اس چیز سے جو وہ شرك کر رہے ہیں التوبۃ (31).

چنانچہ وہ کافر و مشرك ہیں، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کی عفت و عصمت رکھنے والی عورتوں کو مسلمانوں کے لیے مباح کیا ہے کہ وہ ان سے شادی کر سکتے ہیں، سورۃ البقرۃ کی آیت میں اس کی تخصیص پائی جاتی ہے.

لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بہتر اور اولی یہی ہے کہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح نہیں کرنا چاہیے، خاص کر اس دور میں تو اجتناب کرنا ضروری ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب یہ ثابت ہو چکا تو بہتر یہی ہے کہ اہل کتاب کی عورت سے شادی نہ کی جائے؛ کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے والوں کو فرمایا تھا: انہیں طلاق دے دو، ایك شخص نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ یہ حرام ہے ؟

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا: یہ آگ کا انگارہ ہے.

اس شخص نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ انگارہ ہے، لیکن میرے لیے حلال تو ہے، جب وہ وہاں سے چلا گیا اور کچھ مدت بعد اسے طلاق دے دی، تو کسی نے اس سے کہا:

جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے تمہیں طلاق دینے کا کہا تو تم نے طلاق کیوں نہ دی ؟

اس نے جواب دیا: میں نہیں چاہتا تھا کہ لوگ مجھے دیکھیں کہ میں نے ایك ایسا عمل کیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا.

اور اس لیے بھی کہ ہو سکتا ہے اس کا دل اس عورت کی طرف مائل ہو چکا ہو اور اس عورت نے اسے فتنہ میں ڈال دیا ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے اس کی اولاد ہو لہذا وہ اس عورت کی طرف مائل ہو " اھـ

دیکھیں: المغنی (7 / 99).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب اہل کتاب کی عورت عفت و عصمت میں معروف ہو اور فحش کاموں سے دور رہتی ہو تو اس سے نکاح جائز ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس سے نکاح کرنا مباح کیا ہے اور ہمارے لیے اہل کتاب کی عورتیں اور ان کا کھانا حلال کیا ہے.

لیکن اس دور میں ان سے شادی کرنا بہت ساری برائیوں اور شر کا خدشہ پایا جاتا ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ اپنے خاوند کو اپنے دین کی دعوت دیں اور اس کے باعث اس کی اولاد بھی عیسائی بن جائے، اس لیے یہ بہت خطرناک ہے.

اور مومن کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کتابی عورت سے شادی نہ کرے، اور اس لیے بھی کہ اس سے غالبا فحش کام میں پڑنے سے امن میں نہیں رہا جا سکتا، اور اس طرح کسی دوسرے کی اولاد اس کے گھر پیدا ہوگی...

لیکن اگر اسے کتابی عورت سے شادی کرنے کی ضرورت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھ سکے، اور اس سے شادی کر کے اپنی نظروں کی بھی حفاظت کرے، اور اسے دین اسلام کی دعوت دینے کی کوشش کرے، اور کتابی عورت کے شر و فتنہ سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے کہ کہیں وہ اسے یا اس کی

اولاد کو کفر و شرك کی دلدل میں نہ دھکیل دے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اسلامیة (3 / 172).

واللہ اعلم .